بین الاقوامی سطح پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سدباب کی ضرورت

عبداللطیف خالد چیمہ

قادیانی جماعت نے اپنے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے یومِ مرگ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء سے لے کر حالیہ سال ۲۰۰۸ء ایک صدی ہوجانے پر جشن صد سالہ تقریبات کے حوالے سے پوری دنیا میں اجتماعات اور تقریبات کا اعلان کر رکھا ہے۔ مئی اور جون دو مہینوں میں چناب نگر سمیت پاکستان میں متعدد مقامات پر قادیانیوں نے اس حوالے سے اس کو منانے کی کوشش بھی کی اور کئی جگہوں پر مسلمانوں اور دینی جماعتوں کے بروقت نوٹس پر انھیں بری طرح ناکامی بھی ہوئی۔ تاہم بعض مقامات پر انھوں نے کچھ سرگرمیاں جاری بھی رکھیں۔ مجموعی طور پر نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں قادیانیوں کا یہ اعلان دینی حلقوں میں اور عام مسلمانوں میں بیداری کا سبب بھی بنا اور تحریک ختم نبوت کو ایک نئی جہت سے کام کرنے اور عوام کو چوکس کرنے کا موجب بھی بنا۔

۲۶، ۲۷ مئی کو تو چناب نگر میں قادیانی تقریبات پر پابندی مؤثر رہی لیکن ۲۸ مئی کو قادیانیوں نے کھل کر اپنی مرضی کی جو نہ صرف چناب نگر، چنیوٹ اور ضلع جھنگ میں تشویش کا باعث بنا بلکہ پورے ملک میں اس پر احتجاج بھی ہوا۔

ادھر پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے ارتدادی سرگرمیوں اور اشتعال انگیز کارروائیوں کی وجہ سے مسلم طلباء کے احتجاج پر جن ۲۳ طلباء وطالبات کو کالج کے قواعد کے مطابق کالج سے نکالا گیا اور فیصل آباد میں مؤثر ہڑتال اور احتجاج کے باوجود گورنر پنجاب اور اعلیٰ سرکاری حکام ان کی بحالی کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں جو بہر حال بدترین قادیانیت نوازی ہی کے زمرے میں آتا ہے۔

قادیانی جماعت کا دعویٰ ہے کہ اس نے گزشتہ ایک صدی میں خلافت کے نام پر بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں جبکہ امرِ واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت سے اب تک تقریباً ڈیڑھ صدی میں پوری قوت صرف کرنے کے باوجود دنیا کے کسی حصے کے مسلمانوں کے کسی ایک طبقے نے بھی قادیانیوں کو مسلمانوں کا حصہ تسلیم نہیں کیا بلکہ کسی نہ کسی سطح پر مسلمانوں کے تمام طبقات نے محاسبۂ قادیانیت میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔

گزشتہ دنوں خبر آئی تھی کہ امریکی کی ریاست پنسلوانیہ کے دارالحکومت ہیر برگ میں قادیانیوں کا ساٹھواں سالانہ تین روزہ اجتماع منعقد ہوا، جس میں مرزا مسرور احمد نے بھی شرکت کی اور اپنی تقریر میں پاکستان پر شدید قسم کے الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک روا رکھا جاتا ہے اور ان پر جبر وتشدد کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں۔ اس اجتماع میں ایک ایسی تصویری نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا، جس میں رکھی گئی تصاویر بھی اس بات کی عکاسی کر رہی تھیں کہ پاکستان میں قادیانیوں پر بہت زیادہ ظلم وتشدد کیا جا رہا ہے۔ پاکستانی حکومت یا امریکہ میں متعین پاکستانی سفیر نے اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانی پراپیگنڈے کا کوئی جواب نہ دیا لیکن اس کے چند دن بعد واشنگٹن کے قریب بروکلین کی مسجد البدر میں وہاں کے سرکردہ علماء کرام اور دینی رہنماؤں کے ایک اجلاس میں امریکہ میں فتنۂ قادیانیت سے نمٹنے کے لیے علمی سطح پر منظّم مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پاکستانی نژاد عالم دین اور سکالر مولانا عبداللہ دانش (جو تحفظِ ختم نبوت کے کام کا ذوق بھی رکھتے ہیں) کی سربراہی میں ایک طویل اجلاس ہوا، جس میں کمیونٹی کی بڑی تعداد اور مقامی صحافیوں نے بھی شرکت کی۔ علماء کرام نے فتنۂ قادیانیت کی امریکہ میں حالیہ بڑھتی سرگرمیوں کو نہایت خطرناک قرار دیا۔ کیونکہ غلط بیانیوں کے ذریعے اسلام کے بارے میں بدگمانیاں پیدا کی جارہی ہیں، جبکہ اخبارات اور میڈیا میں بھی قادیانیوں نے مہم میں تیزی پیدا کر لی ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق وہاں کے علماء کرام نے فیصلہ کیا ہے کہ مختلف کمیٹیوں کی شکل میں سکالرز یونیورسٹیوں، کالجوں اور دیگر فورموں پر مقامی قوانین کے تحت امتِ مسلمہ کے متفقہ فیصلہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر کریں گے، جس کے تحت قادیانیوں (احمدیوں) کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا۔

امریکی علماء کرام نے پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو بھی زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جنھوں نے پارلیمنٹ کے ذریعے قادیانیوں کو کافر قرار دلوایا، اُسی پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو اپنے مؤقف کے اظہار کا بھی پورا پورا موقع دیا گیا۔ اب قادیانیوں کے پاس اسلام کا نام استعمال کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ نہ وہ اپنے عبادت خانوں کو مساجد کا نام دینے کا کوئی حق رکھتے ہیں۔ اجلاس میں علماء کرام نے امریکہ میں ”عالمی ختم نبوت کانفرنس“ بلانے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ اس قسم کی خبریں آہستہ آہستہ پوری دنیا سے آنے لگی ہیں اور جہاں جہاں قادیانی سرگرمیوں میں تیزی آرہی ہے اللہ کی قدرت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے بھی علاقائی مسلم تنظیمیں سرگرم ہوتی جا رہی ہیں۔ باوجود اس کے کہ امریکہ اور یورپی ممالک سمیت تمام کفریہ طاقتیں اور بین الاقوامی لابیاں قادیانیوں کی پشت پر چوکس کھڑی ہیں۔ ان حالات میں بھی ہم مایوس نہیں ہیں۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان جو قادیانیت کے سدباب کے لیے سرگرم دینی جماعتوں دونوں کا بیس کیمپ ہے۔ تحریکِ ختم نبوت کی قیادت کرنے والی جماعتوں اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر اس محاذ پر سرگرم اداروں اور شخصیات کے مابین خوشگوار تعلقات کی فضا اور رابطے کی شکل بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ معروضی صورتحال کے مطابق کام اور کام کا منہج طے کرنے میں آسانی ہو اور باہمی

رابطہ سے کچھ تقسیم کار میں بہتری آجائے ،اس کے لیے بعض شخصیات پورے خلوص کے ساتھ سرگرم بھی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹ تا ۲۹ راگست مسلم کالونی چناب نگر میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی جبکہ مجلس احرارِ اسلام کے زیر اہتمام ۹ تا ۱۸ راگست کو دارِ بنی ہاشم ملتان میں قائدِ احرار حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری کی زیر سرپرستی ختم نبوت کورسز منعقد ہورہے ہیں، جن میں رجال کار کی تیاری کا کام ہوگا (ان شاء اللہ تعالیٰ)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجلس احرارِ اسلام کے زیر اہتمام یکم جولائی سے ۱۵ رجولائی ۲۰۰۸ء تک چناب نگر کی جامع مسجد احرار میں احرار کے مرکزی ناظم شعبۂ تبلیغ مولانا محمد مغیرہ کی زیر نگرانی ایک پندرہ روزہ کورس ہوا، جس میں مولانا مشتاق احمد اور مولانا محمد مغیرہ نے کلاس روم کی طرز پر طلباء کو لیکچرز دیئے اور اس میں شریک ہونے والوں کی اکثریت عصری تعلیمی اداروں کے طلباء کی تھی جن میں سے اکثریت کا تعلق چناب نگر کے گردونواح سے تھا، جو بہرحال بہت خوش آئند ہے ۱۵ ر جولائی منگل کو صبح ۹ سے تقریباً ۱۲ بجے دوپہر تک مجلس احرارِ اسلام چناب نگر نے اس کورس کے اختتام پر ایک خوبصورت اختتامی تقریب کا انعقاد کیا، جس میں علاقہ بھر سے منتخب افراد نے بھرپور شرکت کی۔ اس تقریب کی صدارت مجلسِ احرار ِاسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر جناب پروفیسر خالد شبیر احمد نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی مسند پر مجھے بٹھادیا گیا۔

جامعہ عربیہ چنیوٹ کے استاد اور ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر مہارت رکھنے والے مولانا مشتاق احمد، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے نائب امیر قاری شبیر احمد عثمانی، چیچہ وطنی کی مرکزی مسجد عثمانیہ کے خطیب مولانا منظور احمد اور مولانا محمد مغیرہ نے تقریباً تین گھنٹے کے دورانیے پر مشتمل اس خوبصورت تقریب سے خطاب کیا جبکہ جامعہ امدادیہ چنیوٹ کے منتظم مولانا سیف اللہ خالد، جامعہ انوار القرآن چنیوٹ کے مہتمم قاری عبدالحمید حامد اور دیگر حضرات نے خصوصی طور پر شرکت کی اور کورس کے شرکاء میں کتابوں کے سیٹ تقسیم کیے گئے۔ پروفیسر خالد شبیر احمد نے اس تقریب سعید سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ختم نبوت کا کام پوری دنیا میں ترقی پذیر ہے اور فتنہ قادیانیت کی حقیقت عیاں ہورہی ہے یہ فتنۂ ارتداد اپنے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس فتنے کی تباہ کاریوں سے امت کو بچانا تمام دینی قوتوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ مجلسِ احرارِ اسلام اور تحفظِ ختم نبوت کا مشن لازم وملزوم ہیں۔ مولانا مشتاق احمد نے کہا کہ مجلسِ احرارِ اسلام نے چناب نگر میں ''ختم نبوت کورس'' کا اجراء کرکے اس اہم علاقے کی بنیادی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ردِّ قادیانیت میں مجلسِ احرارِ اسلام کی تاریخی وتحریکی خدمات ہماری قومی ودینی تاریخ کا حصہ ہیں۔ قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ نوجوان نسل میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کا شعور پیدا کرنے کے لیے تربیتی کورسز کی ضرورت پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔ آنے والے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے صورتِ حال کا حقیقی بنیادوں پر ادراک بے حد ضروری ہوگیا ہے۔ مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ نوجوان طلباء نے اس کورس میں شریک ہوکر ہمارے حوصلے بلند کیے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ پورے ملک میں ریفریشر کورسز کی شکل میں آگے بڑھایا جائے گا تاکہ نوجوان نسل عقیدۂ ختم نبوت سے آگاہی

حاصل کرے اور اپنے دشمن کی پہچان کرے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دے کر پابندی لگائی جائے۔ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے، امتناعِ قادیانیت ایکٹ پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے، چناب نگر پر قادیانی تسلط ختم کروایا جائے، اسلامی علامات قادیانی عمارتوں سے ہٹائی جائیں، پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں ارتدادی سرگرمیوں میں ملوث ۲۳ قادیانی طلبہ و طالبات جن کو کالج سے نکالا گیا تھا، ان کے اخراج کا فیصلہ بحال رکھا جائے اور ان کے خلاف ۲۹۸ سی کے تحت ایف آئی آر درج کی جائے۔

راقم نے جو گزارشات پیش کیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات ہم سے متقاضی ہیں کہ ہم انکارِ ختمِ نبوت پر مبنی فتنوں کا گہرائی سے مطالعہ کریں اور فتنۂ قادیانیت کی اسلام اور ملک و ملت کے خلاف سازشوں کی خطر ناک بلکہ المناک تاریخ سے نوجوانوں کو آگاہ کریں۔ قادیانی گروہ مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لیے طویل منصوبہ بندی کے تحت کام کر رہا ہے۔ ''فری میسن'' یہود و نصاریٰ اور ہر دین دشمن تحریک کی پشت پناہی قادیانیوں کو حاصل ہے۔ اسرائیل میں بھی قادیانی مشن کام کر رہا ہے اور فرقہ واریت کو بھی ہوا دینے میں قادیانی دماغ اور قادیانی پیسہ کام کر رہا ہے۔ موجودہ بڑھتے ہوئے سیاسی بحران میں بھی قادیانی اور قادیانی نواز لابیوں کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پیپلز پارٹی کو قادیانیت نوازی ترک کر دینی چاہیے کہ بھٹو مرحوم نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور خود کہا کہ ''قادیانی پاکستان میں وہ حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو امریکہ میں یہودیوں کو حاصل ہے۔'' پاکستان کے ایٹمی راز صدر ضیاء الحق مرحوم کے دورِ اقتدار میں قادیانیوں نے امریکہ کو ''فروخت'' کیے۔ آنجہانی قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے اس سلسلے میں گھناؤنا کردار ادا کیا۔ اس بات کا تذکرہ اُس دور کے وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خان کے حوالے سے ممتاز صحافی اور سابق بیوروکریٹ زاہد ملک نے ''اسلامی بم'' نامی اپنی کتاب میں بھی کیا ہے۔ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے خلاف جتنی سازشیں اور کارروائیاں ہوئیں، ان کے پیچھے یہودی و قادیانی لابیوں کا مکمل ہاتھ تھا اور یہ سب کچھ اسلام دشمنی کا مظہر اور پرویزی حکومت کا شاخسانہ ہے۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501